بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام نے سری کی جگہ جہری قراءت کر دی اور سجدہ سہو نہ کیا، تو نماز کا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ امام صاحب نے مغرب کی نماز پڑھاتے ہوئے تیسری رکعت میں بلند آواز سے مکمل سورت فاتحہ کی قراءت کی اور پھر رکوع کر دیا، سلام کے بعد امام صاحب کو بتایا گیا کہ آپ نے بلند آواز سے قراءت کی ہے اور سجدہ سہو بھی نہیں کیا، تو انہوں نے جواب دیا کہ میں آہستہ آواز سے تلاوت کرنا بھول گیا تھا اور سجدہ سہو واجب نہیں تھا، اس لئے نہیں کیا، برائے مہربانی اس مسئلہ میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔

جواب

نمازِ مغرب کی تیسری رکعت میں قراءت کرنا فرض نہیں، ہاں اگر امام صاحب نے قراءت کرنی ہو، تو پھر آہستہ آواز سے پڑھنا واجب ہے، خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا بعد کی کوئی سورت، بھولے سے جہری یعنی بلند آواز سے بقدر جوازِ نماز یعنی ایک آیت پڑھنے کی صورت میں سجدہ سہو واجب اور سجدہ سہو نہ کرنے یا جان بوجھ کر بلند آواز سے پڑھنے کی صورت میں دوبارہ نماز پڑھنا واجب، لہذا صورتِ مسئولہ میں امام صاحب پر بھولے سے مکمل سورۂ فاتحہ پڑھنے پر سجدہ سہو واجب تھا، لیکن امام صاحب نے نہ کیا، تو اب امام صاحب اور ان کے ساتھ نماز میں شامل تمام مقتدیوں پر دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہے۔

مغرب کی تیسری رکعت میں آہستہ قراءت کے وجوب کے متعلق علامہ ابن عابدین شامی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "والاسرار یجب علی الامام۔۔۔۔فیما یسر فیه وهو صلاة الظهر والعصر والثالثة من المغرب والاخریان من العشاء" ترجمہ: جن نمازوں میں آہستہ قراءت کی جاتی ہے، ان نمازوں میں آہستہ قراءت کرنا امام پر واجب ہے اور وہ نمازیں ظہر و عصر ہیں اور مغرب کی تیسری رکعت اور عشاء کی آخری دو رکعتیں ہیں۔ (ردالمحتار، جلد2، صفحہ 201، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری چوتھی اور ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ544، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بھولے سے سری کی جگہ جہری قراءت کرنے پر سجدہ سہو واجب ہونے کے متعلق علامہ برہان الدین مَرغینانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 593ھ/1196ء) لکھتے ہیں: "ولو جهر الامام فيما يخافت أو خافت فيما يجهر تلزمه سجدتا السهو" لأن الجهر في موضعه والمخافتة في موضعها من الواجبات واختلفت الرواية في المقدار والأصح قدر ما تجوز به الصلاة في الفصلين لأن اليسير من الجهر والاخفاء لا يمكن الاحتراز عنه وعن الكثير ممكن وما يصح به الصلاة كثير" ترجمہ: اگر امام نے سری نماز میں

جہری قراءت کی یا جہری نماز میں سری قراءت کی، تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا، اس لیے کہ جہر کے موقع پر جہری اور سِر کے موقع پر سِرّی قراءت کرنا واجبات میں سے ہے، البتہ مقدارِ قراءت میں اختلاف ہے اور اصح یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں اتنی قراءت کرنا (سجدہ سہو کو واجب کرے گا کہ) جس سے نماز جائز ہو جاتی ہے، اس لیے کہ جہری میں معمولی سی سرّی اور سرّی میں معمولی سی جہری قراءت کرنے سے بچنا ناممکن ہے اور کثیر سے بچنا ممکن ہے اور اتنی مقدار کہ جس سے نماز درست ہو جائے، یہ کثیر مقدار ہے۔

(ھدایہ، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، جلد1، صفحہ165، مطبوعہ لاھور)

سجدہ سہو نہ کرنے کی صورت میں نماز کا اعادہ واجب ہونے کے متعلق علامہ حصکفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "تعاد وجوبا فی العمد والسھو ان لم یسجد" ترجمہ: جان بوجھ کر (واجب چھوڑنے کی صورت میں) نماز کا اعادہ واجب ہے اور (یوں ہی) بھول کر واجب ترک کرنے کی صورت میں اگر سجدہ سہو نہ کیا، تو (نماز کا اعادہ واجب ہے)۔ (در مختار مع رد المحتار، جلد2، صفحہ181، مطبوعہ کوئٹہ)

اگر جان بوجھ کر واجب ترک کیا، تو نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہونے کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے: "لا یجب السجود في العمد و إنما تجب الإعادة جبر النقصانه" ترجمہ: جان بوجھ کر (واجب چھوڑنے کی صورت میں) سجدہ (سہو) واجب نہیں ہوتا، اس نقصان کو پورا کرنے کے لئے (نماز) کا اعادہ واجب ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد1، صفحہ140، مطبوعہ لاھور)

امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے سوال ہوا: "اگر امام یا منفرد تیسری یا چوتھی رکعت میں کچھ قرأت جہر سے پڑھ جائے تو سجدہ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟ اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: "اگر امام اُن رکعتوں میں جن میں آہستہ پڑھنا واجب ہے، جیسے ظہر و عصر کی سب رکعات اور عشاء کی پچھلی دو اور مغرب کی تیسری اتنا قرآن عظیم جس سے فرض قرأت ادا ہو سکے (اور وُہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں ایک آیت ہے) بھول کر بآواز پڑھ جائیگا تو بلاشبہ سجدہ سہو واجب ہوگا، اگر بلاعذرِ شرعی سجدہ نہ کیا یا اس قدر قصداً بآواز پڑھا تو نماز کا پھیرنا واجب ہے، اور اگر اس مقدار سے کم مثلاً ایک آدھ کلمہ بآوازِ بلند نکل جائے تو مذاہب راجح میں کچھ حرج نہیں۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد6، صفحہ251، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9959

تاریخ اجراء: 11 ذیقعدہ 1447ھ/29 اپریل 2026ء